Edexcel GCE

Urdu

Advanced Subsidiary
Unit 1: Spoken Expression and Response in Urdu (Candidate Version)

Summer 2009
Time: 8–10 minutes

Paper Reference
6UR01

You do not need any other materials.

Instructions

- You have 15 minutes preparation time.
- Read the stimulus.
- You will be asked 4 questions related to this stimulus.
- You should also consider further discussion points on this general topic area.
- You may make notes (maximum of one side of A4 paper) during the preparation time that you can refer to during the examination.
- Do not make notes on the stimulus.
- Dictionaries and other resources are **not** allowed.
- The examination will last 8–10 minutes.

Turn over ▶

N34873A

©2009 Edexcel Limited.

4/4/4/

N 3 4 8 7 3 A

edexcel
advancing learning, changing lives

GCE URDU AS
UNIT 1

TOPIC AREA: EDUCATION & EMPLOYMENT

STIMULUS 1 (Candidate version)

تعلیم اور ملازمت

اکثر ملکوں کی تعلیمی پالیسی یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ بچوں کو کم از کم ثانوی درجے تک تعلیم دی جائے۔ یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن نصاب میں اکثر ایسے مضامین شامل ہیں جو پچھلے پچاس سال سے پڑھائے جا رہے ہیں۔ کمپیوٹر کی تعلیم کے علاوہ بہت کم مضامین تبدیل ہوئے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ آج کل ثانوی تعلیم کا مقصد قابل طلبہ کو یونیورسٹی میں داخلہ دلانا ہے۔ لیکن باقی نوجوانوں کا کیا ہوگا؟ بیس سال پہلے تک ایسے بہت سے کارخانے موجود تھے جہاں ہزاروں نوجوانوں کو نوکریاں مل جاتی تھیں۔ لیکن آج کے دور میں کمپیوٹر سے چلنے والی ایک مشین درجنوں لوگوں کا کام کر رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ لوگ جن کے پاس کوئی ہنر نہیں ہے، ان کے لیے ملازمت حاصل کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔

GCE URDU AS
UNIT 1

TOPIC AREA: EDUCATION & EMPLOYMENT

STIMULUS 2 (Candidate version)

تعلیم کا نیا طریقہ

دنیا بھر کے اکثر ملکوں میں بچوں کو تعلیم دِلانا لازمی ہے اور روزانہ لاکھوں طالب علم اسکول جاتے ہیں۔ لیکن کچھ ملکوں میں جہاں آبادی وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی ہے وہاں ہر ایک بستی کے لیے اسکول اور استاد فراہم کرنا ناممکن ہے۔ پچھلے پچاس سال سے آسٹریلیا جیسے بڑے ملکوں میں ریڈیو کے ذریعے تعلیم دی جاتی رہی ہے۔ اب کمپیوٹر اور انٹرنیٹ نے اس قسم کا تعلیمی نظام بے حد آسان بنا دیا ہے۔ ویب کیم کے ذریعے طالب علم نہ صرف اپنے استاد سے بلکہ ایک دوسرے سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔ اگر یہ تعلیمی نظام ہمارے ملک میں بھی لایا جائے تو مالی لحاظ سے بہت فائدہ ہوسکتا ہے کیونکہ نہ تو اسکول کی عمارتوں کی ضرورت ہوگی اور نہ ہی بسوں اور گاڑیوں کی۔ اور اس کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی میں بھی کمی ہوسکتی ہے۔

GCE URDU AS
UNIT 1

TOPIC AREA: LIFESTYLE, HEALTH AND FITNESS

STIMULUS 1 (Candidate version)

موبائل فون اور صحت

حال ہی میں برطانوی محکمہء صحت کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ۔ اس کے مطابق اب تک موبائل فون کے محدود استعمال سے صحت پر منفی اثر پڑنے کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ لیکن کچھ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ابھی اکثر لوگوں نے موبائل فون دس سال سے زیادہ عرصے تک استعمال نہیں کیا ہے۔ اس لیے یہ کہنا مشکل ہے کہ اتنے کم عرصے کے استعمال کا انسانی دماغ پر کیا اثر پڑے گا۔

اس سلسلے میں ایک تشویش ناک پہلو یہ بھی ہے کہ بڑوں کی بنسبت بچوں کے لیے موبائل فون کی برقی رویں زیادہ خطرناک ثابت ہوسکتی ہیں کیونکہ بچوں کے دماغ زیادہ نازک ہوتے ہیں۔ یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جو نوجوان گھنٹوں فون پر گپ شپ میں مصروف رہتے ہیں۔ ان پر کیا اثر ہوسکتا ہے۔

GCE URDU AS
UNIT 1

TOPIC AREA: LIFESTYLE, HEALTH AND FITNESS

STIMULUS 2 (Candidate version)

مصروف زندگی

مغربی ملکوں کی طرح ہندوستان اور پاکستان میں بھی زندگی نہایت مصروف ہوگئی ہے۔ اس وجہ سے خاندان کے سبھی لوگوں کو گھر پر ایک ساتھ بیٹھ کر کھانے کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ والدین کام پر ہوتے ہیں۔ بچے باہر دوستوں کے ساتھ اپنی پسند کا کھانا فاسٹ فوڈ کی دکان سے لیکر کھاتے ہیں۔ ان کھانوں کا اثر صحت پر بھی پڑتا ہے اور جیب پر بھی۔ اس بات سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ گھر کا بنا ہوا کھانا تازہ، سستا، لذیذ اور صحت بخش ہوتا ہے۔ باہر کے کھانوں میں زیادہ چکنائی کے علاوہ دوسری نقصان دہ چیزیں جیسے مصنوعی رنگ وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ یہ کھانے خوش ذائقہ تو ہوتے ہیں لیکن اس سے صحت خراب ہوجاتی ہے۔

GCE URDU AS
UNIT 1

TOPIC AREA: THE WORLD AROUND US

STIMULUS 1 (Candidate version)

سیٹلائیٹ ٹی وی اور زبان

تقریباً پچیس سال پہلے برطانیہ کے لوگ ٹی وی صرف تین چینل ہی دیکھ سکتے تھے لیکن آج سیٹلائیٹ کے ذریعے سینکڑوں بلکہ ہزاروں چینل دیکھے جاسکتے ہیں۔ یہ اچھی بات ہے کہ لوگ اپنی پسند کے پروگرام دیکھیں لیکن اس انقلاب کے ملے جلے اثرات نظر آرہے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ برطانیہ میں رہنے والے دوسرے ملکوں کے لوگ جو گھر میں انگریزی نہیں بولتے اب سیٹلائیٹ ٹی وی پر اپنے ملک اور زبان کے پروگرام دیکھتے ہیں جس کے نتیجے میں انہیں انگریزی زبان سننے کا موقع نہیں ملتا اور ان کی انگریزی کمزور ہوجاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے بچے صرف اسکولوں میں انگریزی سنتے اور بولتے ہیں اور انگریزی میں کمزور رہ جاتے ہیں۔ یہ بات ان کی تعلیمی ترقی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔

GCE URDU AS
UNIT 1

TOPIC AREA: THE WORLD AROUND US

STIMULUS 2 (Candidate version)

دنیا کی سب سے سستی گاڑی

ہندوستان میں موٹر کار بنانے والی سب سے بڑی کمپنی ٹاٹا موٹرز نے ایک لاکھ روپے سے بھی کم قیمت کی ایک چھوٹی سی گاڑی بنائی ہے۔ دلّی میں ٹاٹا کمپنی کے مالک رتن ٹاٹا نے اس گاڑی کو پہلی بار ملک اور میڈیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ اس عوامی کار کا نام ’’نینو‘‘ رکھا گیا ہے اور یہ گاڑی ہندوستان میں بڑی تعداد میں فروخت ہو رہی ہے۔

کچھ لوگوں کو اس بات کی فکر ہے کہ اگر یہ گاڑی ہندوستان اور دوسرے غریب ملکوں میں کروڑوں کی تعداد میں فروخت ہوئی تو ماحول کی آلودگی میں اضافہ ہوگا۔ لیکن رتن ٹاٹا کا کہنا ہے کہ آلودگی پر قابو پانے میں یہ گاڑی یورپ کی گاڑیوں کے معیار کی ہے۔

GCE URDU AS
UNIT 1

TOPIC AREA: YOUTH CULTURE & CONCERNS

STIMULUS 1 (Candidate version)

فیشن کی قیمت

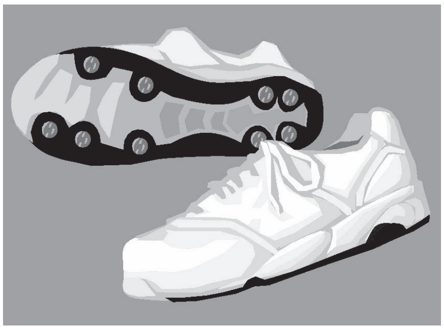

آج کل دنیا بھر کے نوجوان ٹرینرز پہننا لازمی سمجھتے ہیں۔ اکثر بچے جدید ترین ٹرینرز خریدنے کے لیے اپنے والدین کو پریشان کرتے ہیں۔ لیکن ان بچوں کو کوئی پرواہ نہیں کہ سو پونڈ قیمت کے ٹرینرز بنانے والے کاریگروں کو کس قدر کم پیسے ملتے ہیں! انہیں صرف پچاس پینس فی ٹرینر ملتے ہیں؟ چین جیسے غریب ملک میں بڑی کمپنیوں نے کارخانے لگائے ہیں جہاں کاریگروں کو مجبوراً روزانہ چودہ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ اپنا گزارہ کر سکیں اور اگر وہ اس بات پر شکایت کریں تو انہیں کام پر سے نکال دیا جاتا ہے۔

GCE URDU AS
UNIT 1

TOPIC AREA: YOUTH CULTURE & CONCERNS

STIMULUS 2 (Candidate version)

بالی وڈ اور کرکٹ

پاکستان کے تیز بالر شُعیب اختر کے فلموں میں کام کرنے کا آج کل بہت چرچا رہا ہے اور اس وجہ سے انہیں کافی شہرت بھی ملی۔ ہندوستان میں ٹیسٹ میچ سے پہلے ان کی ملاقات بنگلور میں دو فلم سازوں سے ہوئی جنھوں نے شعیب کو فلم میں کام کرنے کی پیشکس کی۔ ان دونوں فلم سازوں کا کہنا تھا کہ شعیب ان کی فلموں میں کرکٹ کے کھلاڑی کا کردار ادا کریں۔

فلمی خبروں کے مطابق شعیب فلموں میں اداکاری کرنے پر راضی ہوگئے تھے۔ اس سے پہلے وہ مہیش بھٹ کی ایک فلم میں کام کرنے سے انکار کر چکے تھے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شعیب اداکاری میں کامیاب ہوتے ہیں یا نہیں۔